23

انگریزی ترجمہ قرآن کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے جس نے حفاظتِ مرکز کے وعدے ابھی نہیں بھجوائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم ہے

(فرمودہ 20 جون 1947ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''مجھے کچھ دنوں سے کان کے بھاری ہونے کی تکلیف ہے۔ چنانچہ اترسوں رات جب مَیں مجلس میں اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ [1] کی آیت کی تشریح کر رہا تھا تو بولنے کے نتیجہ میں میرے کانوں پر شدید اثر ہوا اور اُس دن عشاء کی نماز کے بعد کان میں سخت تکلیف شروع ہوگئی۔ اور اب تک بھی ورم اور بوجھ کا ایک حصہ باقی ہے اور کان کی شنوائی میں بہت بڑا فرق نظر آتا ہے۔ اِس کے علاوہ کچھ دنوں سے مجھے گلے میں بھی تکلیف ہے۔ اور چونکہ آجکل گلے کی مرض عام ہوگئی ہے مَیں نے اِس کی پروا نہ کی اور گلے کے زیادہ استعمال کی وجہ سے یہ سوزش کان میں پھیل گئی۔ اب گو کان میں درد تو ایسی نہیں لیکن کان کے بوجھل ہونے کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جسم کا آدھا حصہ کٹ کر ایک طرف جا پڑا ہے۔ اس کی وجہ سے اعصابی کمزوری اور ضعف زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اب بھی جبکہ مَیں خطبہ کے لئے کھڑا ہوں مجھے چکر آ رہے ہیں۔

آج مَیں جماعت کو اِس اَمر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ

کی پہلی جِلد چھپ کر آ گئی ہے۔ یہ جِلد آج سے کچھ عرصہ پہلے آ جانی چاہیئے تھی مگر لاہور کے فسادات کی وجہ سے پریس بند رہے یا بہت کم کام ہوتا رہا۔ اس لئے بجائے اپریل میں مکمل ہونے کے یہ جِلد جون میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ جلد ساڑھے بارہ سو صفحے کی ہے۔ ابتدائی مضامین کا دیباچہ جو کہ مَیں نے لکھا ہے وہ دو سو بہتّر صفحات کا ہے۔ یعنی یہ مضمون اردو کے عام کتابی سائز کے لحاظ سے پانچ چھ سو صفحات میں آئے گا۔ اِس دیباچے کے کچھ حصہ کا ترجمہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے کیا ہے اور کچھ حصہ کا ترجمہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔ یہ دونوں احباب ہماری جماعت میں انگریزی کی اچھی قابلیت رکھتے ہیں اور نہایت عمدہ طور پر لکھنے والے ہیں جن کی وجہ سے ترجمہ بہت اعلیٰ ہوا ہے۔ گو مَیں اِس دیباچہ کے ترجمہ کی نظر ثانی نہیں کر سکا اور میرا خیال ہے کہ اگر نظر ثانی ہو جاتی تو نظر ثانی میں بعض جگہ ترجمہ زیادہ سادہ ہو سکتا تھا جو کہ اب نسبتاً پیچیدہ ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ ترجمہ نہایت لطیف ہے۔ کتاب کے چھپنے کے بعد مَیں نے اسے پڑھنا شروع کیا تو وہ مجھے ایسا دلچسپ معلوم ہوا کہ باوجود غیر زبان میں ترجمہ ہونے کے بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ مضمون ہی انگریزی میں لکھا گیا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اب جبکہ اِس کتاب کی پہلی جلد مکمل ہو کر آ گئی ہے ہماری جماعت کا فرض شروع ہوتا ہے۔ کتاب کا لکھا جانا اَور بات ہے اور کتاب کا چھپ جانا اَور بات ہے اور کتاب کی اشاعت کرنا اَور بات ہے۔ جنگ کی دقتوں اور اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے بہت تھوڑی جلدیں شائع کرائی گئی ہیں۔ یعنی کُل دو ہزار جلدیں چھپوائی گئی ہیں۔ جس میں سے ایک ہزار تو لائبریریوں، اور سیاسی اقتدار رکھنے والے آدمیوں اور علمی مذاق کے لوگوں میں تقسیم کی جائیں گی اور ایک ہزار جلدیں جماعت کے دوستوں میں تقسیم کرنے کے لئے ہیں۔ جو حصہ جماعت کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ تو فروخت ہو چکا ہے اور اب جن جماعتوں کی طرف سے آرڈر آ رہے ہیں دفتر اُنہیں ردّ کر رہا ہے۔ اور ایک ماہ سے زائد کا عرصہ ہوا یہ ایک ہزار جِلد پوری ہو چکی ہے۔ اور بیرونی ممالک کی لائبریریوں وغیرہ کے لئے جو ایک ہزار جِلد رکھی گئی ہے اُس میں سے بھی ساڑھے چھ سو جلدیں فروخت ہو چکی ہیں اور ساڑھے تین سو باقی ہیں۔ ہندوستان سے باہر کے لوگ چونکہ اردو نہیں جانتے اِس لئے وہ انگریزی ترجمہ سے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن اب حالت یہ ہے کہ غیر ممالک

سے جو لوگ آرڈر دے رہے ہیں اُن کو جلدیں مہیا نہیں کی جاسکتیں۔ اِس وجہ سے غیر ممالک والے یہ شکایت کر رہے ہیں کہ ہم ہی اس کے سب سے زیادہ مستحق تھے اور ہمیں ہی محروم کیا جارہا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہندوستان کے لوگوں کو چونکہ پہلے اطلاع مل جاتی ہے اِس لئے وہ جلد ہی خرید لیتے ہیں اور ہمیں دیر سے اطلاع پہنچتی ہے اور ہمارا جواب بھی دیر سے پہنچتا ہے اِتنی دیر میں ایسی چیزیں ختم ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ امریکہ اور افریقہ سے جو آرڈر آئے تھے وہ دفتر نے ردّ کر دیئے کہ اب جِلدیں مہیا نہیں کی جاسکتیں۔ اِس سے اُن کو بہت تکلیف ہوئی۔ مَیں نے اِس کے لئے فِی الْحَال یہ فیصلہ کیا ہے کہ غیر ممالک سے جو لوگ آرڈر دیں اُنہیں اِن ایک ہزار جِلدوں میں سے جو کہ لائبریریوں اور غیر مسلموں میں تقسیم کے لئے رکھی گئی ہیں دے دی جائیں۔ کیونکہ غیر ممالک والے اس کے زیادہ مستحق ہیں اور اُنہیں محروم نہیں کیا جا سکتا۔ امریکہ کی لجناؤں کی طرف سے بھی جِلدوں کی مانگ آئی ہے اور مغربی افریقہ سے امیر نے لکھا ہے کہ ہم نے غیر احمدیوں سے پانچ پانچ سال سے اِس ترجمہ کے لئے قیمتیں وصول کی ہوئی ہیں اُن کو اَب جواب دینا مشکل ہے۔ اِن حالات کے پیشِ نظر میں نے یہ تجویز کی ہے کہ ان لوگوں کو بھی باقی ساڑھے تین سو جِلدوں میں سے حصہ دے دیا جائے۔ مگر پھر بھی ممکن ہے کچھ تقسیم کی جانے والی جِلدیں رہ جائیں۔ اِس لئے مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ قربانی اور ایثار سے کام لیتے ہوئے اِس کتاب کی جتنی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہوسکے کی جائے۔ کیونکہ اِس کتاب کی جتنی زیادہ اشاعت ہوگی اُتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ جلد ہی ہمیں اِس کتاب کا دوسرا ایڈیشن چھپوانا پڑے گا کیونکہ یہ ایڈیشن جلد ہی ختم ہو جائے گا اور دوسرے ایڈیشن کے چھپوانے کی بہت جلد ضرورت پیش آئے گی۔ دوسرے یہ کتاب ہندوستان میں چھپی ہے۔ اور غیر ممالک میں جس قسم کی چھپائی ہوتی ہے ویسی چھپوائی ہندوستان میں نہیں ہوسکتی۔ اِس لئے ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب غیر ممالک والوں کے لئے اُتنی دلچسپی کا موجب نہ بنے جتنی کہ اُن کے اپنے ملک کی چھپی ہوئی کتاب میں ہوسکتی ہے۔ بہر حال اِتنی بڑی کتاب آسانی سے دوبارہ نہیں چھپ سکتی۔

ہندوستان کے بعض دوستوں کی یہ رائے ہے کہ چونکہ یہ کتاب ہندوستان میں چھپی ہے اِس لئے اسے صرف ہندوستان کے لئے ہی رکھ لیا جائے اور غیر ممالک والے کہتے ہیں کہ ہمارا حق مقدم ہے۔ ہندوستان والے تو فائدہ اٹھاتے ہی رہتے ہیں یہ ساری جلدیں ہمیں دے دی

جائیں۔ بہرحال میں اِس کی یہ تقسیم کر چکا ہوں کہ آدھی ہندوستان کے لئے اور آدھی غیر ممالک کے لئے۔ جو دوست یہ کتاب خریدیں اُنہیں چاہیئے کہ خود پڑھنے کے بعد دوسروں کو بھی پڑھوائیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس کتاب کا دیباچہ ایسا شاندار لکھا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد میں اِس دیباچہ کو الگ چھپوایا جائے۔ نہ صرف انگریزی بلکہ اردو، ہندی، گورمکھی اور دوسری زبانوں میں اِس کے تراجم شائع کئے جائیں۔ اِس دیباچہ میں اسلام کی صداقت کے ایسے دلائل بیان کئے گئے ہیں کہ ان کے ذریعہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوگی اور پھر دیباچہ کے ساتھ جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کے نوٹ بھی پڑھے گا تو یہ ''سونے پر سہاگہ اور موتیوں میں دھاگہ'' والی مثال ہوگی۔ پس دوستوں کو جلد سے جلد اپنی کتابیں منگوا لینی چاہئیں تا کہ ہماری لائبریری سے یہ کتابیں نکل جائیں۔ جب ایک جِلد نکل جاتی ہے تو دوسری جِلد کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جب اردو کی تفسیر کی ایک جلد نکل جاتی ہے تو محکمہ والوں کو دوسری جلد کی تیاری کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اِسی طرح اگر یہ جلد ختم ہوگئی تو محکمہ دوسری جلد کی طرف زیادہ توجہ کر سکے گا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ اِس جلد کے ذریعہ ایک ہیجان پیدا ہوگا۔ اور اس کی دوسری جلدیں شائع کرنے کا بھی ابھی سے تقاضا شروع ہو جائے گا۔

دوسری بات مَیں حفاظتِ قادیان کے سلسلہ میں کہنی چاہتا ہوں۔ مَیں نے اس کے وعدوں کی میعاد تیس جون تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اُنہوں نے 31 مئی تک ہی اپنے وعدوں کی مکمل فہرستیں بھجوا دیں۔ لیکن وہ جماعتیں جو رہ گئیں اور اُنہوں نے اپنے وعدے نہیں بھجوائے وہ ابھی ایک تہائی ہیں۔ یعنی آٹھ سو کے قریب جماعتوں میں سے پانچ سو سے اوپر کے وعدے آئے ہیں اور دو سو پچاس کے وعدے نہیں آئے۔ یہ ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ ایک فیصدی جماعتیں بھی حصہ لینے سے باقی رہ جائیں کُجا یہ کہ 33 فیصدی حصہ پیچھے رہ جائے۔ پس مَیں پھر جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی تکمیل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جب جماعت کے

ایک حصے نے وقت پر اپنے وعدے بھجوا دیئے ہیں تو اِس سے وہ حصہ جس نے اپنے وعدے نہیں بھجوائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم بن جاتا ہے۔ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عذر پیش نہیں کر سکتے کہ یہ ایسا کام تھا جسے ہم پورا نہیں کر سکتے۔ اگر تو دس فیصدی لوگ اِس میں حصہ لیتے تو وہ کہہ سکتے تھے کہ یہ ایسا کام تھا جسے صرف طاقتور آدمی ہی کر سکتے تھے۔ لیکن اب جبکہ دو تہائی جماعتوں نے اپنے وعدے بھجوا دیئے ہیں تو حصہ نہ لینے والوں پر سختی کے ساتھ حُجت ہو گئی ہے۔ کیونکہ جب تین میں سے دو آدمی ایک کام کو کر لیتے ہیں تو تیسرا آدمی کیوں نہیں کر سکتا۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کام جماعت کی طاقت کے اندازہ کے مطابق ہے۔ پس جو لوگ باقی رہ گئے ہیں اُن کو سوچنا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا جواب دیں گے۔ اِس کام کو جلدی سرانجام دینے کے لئے باہر مبلغ بھی بھیجے گئے ہیں۔ مبلغین کا فرض ہے کہ وہ جماعتوں کے وعدے بہت جلد بھجوائیں۔ اور جہاں مبلغ یا انسپکٹر بیت المال نہ پہنچے ہوں اُن جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ خود ہی وعدے بھجوا دیں۔ جماعت کے 1/3 حصہ کے وعدوں کا نہ آنا ایک ناپسندیدہ اور افسوسناک امر ہے۔ ابھی دس دن باقی ہیں۔ اور ایک ہفتہ بعد تک وعدے پہنچتے رہتے ہیں۔ اِس لحاظ سے سترہ دن بنتے ہیں۔ گویا قادیان میں وعدوں کے پہنچنے کے لحاظ سے سترہ دن ہیں اور اپنی اپنی جگہوں سے وعدے بھجوانے کے لحاظ سے دس دن ہیں۔ پس سب جماعتیں چھوٹی یا بڑی، دُور کی یا قریب کی جلد سے جلد اپنے وعدوں کی تکمیل کر کے فہرستیں قادیان میں بھجوا دیں۔ جماعت کو اِس نازک وقت میں ایک دفعہ پھر اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دینا چاہیئے۔ اور دنیا پر یہ حُجت قائم کر دینی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اخلاص اور قربانی میں موجودہ تمام قوموں سے برتر اور بالا ہے۔"

(الفضل 24 جون 1947ء)

1: الزمر: 37